رمضان میں جھوٹ سے بچیں

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

رمضان اور جھوٹ: ---------------------------- 3

انعام یافتہ چار طبقے: ---------------------------- 4

سچ بولنے والے جنت میں: ---------------------------- 4

سچے لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم: ---------------------- 4

آخرت میں سچ کا انعام: ---------------------------- 5

سچ جنت کا اور جھوٹ جہنم کا راستہ: ---------------------- 6

معاملات میں سچ کی اہمیت: ---------------------------- 7

سچ باعث اطمینان جبکہ جھوٹ باعث بے قراری: ---------------- 7

سچ پر جنت کی ضمانت: ---------------------------- 8

سچ سے دنیا کی پریشانیاں ختم: ------------------------- 9

سچ جنت میں لے جانے والا عمل: ------------------------ 9

جھوٹ کی مذمت: ---------------------------- 10

جھوٹ بولنا منافق کی نشانی: ------------------------- 10

ہنسانے کے جھوٹ بولنے کی مذمت: ---------------------- 11

جھوٹ سے فرشتے دور چلے جاتے ہیں: --------------------- 12

روزمرہ کی زندگی میں غور و فکر کی ضرورت: ----------------- 12

جھوٹ سے رزق میں کمی: ---------------------------- 13

اپریل فول غیر اسلامی غیر اخلاقی رسم: -------------------- 13

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے رمضان میں جو عبادت بطور خاص فرض فرمائی ہے، وہ روزہ ہے۔ روزے کا مقصد تقویٰ اور خداخوفی کو حاصل کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے لیکن گناہ نہیں چھوڑتا بالخصوص جھوٹ نہیں چھوڑتا تو روزے کی مشقت اور تکلیف اٹھانے کے باوجود وہ اس مقصد کو حاصل نہیں کرسکتا۔

رمضان اور جھوٹ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

صحیح البخاری، رقم الحدیث:1903

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کو نہیں چھوڑتا تو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں۔

اس رمضان المبارک میں یکم اپریل 2023 آرہا ہے۔ دنیا بھر میں غیر مسلم لوگ دوسروں کو بے وقوف بنانے کے لیے اس دن جھوٹ بولتے ہیں اور اسے تفریح کا نام دیتے ہیں۔ یعنی اپریل فول مناتے ہیں۔ان کو دیکھا دیکھی ہمارے بعض نادان مسلمان بھی اسے تفریح سمجھ لیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔

قرآن وسنت کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ صدق کا مفہوم بہت وسیع ہے یہ صرف قول کی سچائی میں منحصر نہیں بلکہ فعل اور اعتقاد میں بھی سچائی کو شامل ہے۔چند آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں۔

انعام یافتہ چار طبقے:

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ

سورۃ النساء، رقم الآیۃ:69

ترجمہ: جو شخص اللہ کی اطاعت کرے گا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا تو وہ (آخرت میں) ان کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور نیک لوگ ہیں۔

سچ بولنے والے جنت میں:

قَالَ اللّٰہُ ہٰذَا یَوۡمُ یَنۡفَعُ الصّٰدِقِیۡنَ صِدۡقُہُمۡ ؕ لَہُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۱۹﴾

سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ:119

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج (قیامت) کے دن صادقین کو ان کا صدق نفع اور فائدہ دے گا ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اس خلد بریں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

سچے لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾

سورۃ التوبۃ، رقم الآیۃ:119

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین سے ساتھ رہو۔

آخرت میں سچ کا انعام:

وَلَمَّا رَاَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ ۙ قَالُوۡا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمۡ اِلَّاۤ اِيۡمَانًا وَّتَسۡلِيۡمًا ؕ﴿۲۲﴾ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا ۙ﴿۲۳﴾ لِّيَجۡزِىَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيۡنَ بِصِدۡقِهِمۡ وَيُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ اِنۡ شَآءَ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۚ﴿۲۴﴾

سورۃ الاحزاب، رقم الآیات:22 تا 24

ترجمہ: اور جب اہل ایمان نے فوجوں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا بالکل سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے، ان کے ایمان اور اطاعت میں مزید پختگی آئی۔ ایمان والوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے اپنے عہد کو سچ کر دکھلایا جبکہ کچھ ان میں پورا کر چکے اور کچھ ابھی انتظار میں ہیں اور ذرہ برابر بھی تبدیل نہیں ہوئے، تاکہ اللہ صادقین کو ان کے صدق کی وجہ سے انعام عطا کرے۔

سورۃ الحجرات آیت نمبر 15 اور سورۃ الحشر آیت نمبر 8 میں صادقین کا مصداق ذکر کیا گیا ہے دونوں آیات مبارکہ کا مشترکہ طور پر خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ صادقین وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، دین اسلام پر شکوک و شبہات نہ کرے، اپنی جان و مال کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دے، اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لیے کام کرے اور جب کبھی وقت پڑے تو اللہ اور اس کے رسول کے دین کی حفاظت کے لیے ہر

طرح کی ممکن نصرت و کوشش کرے۔

فرامین خدا کی طرح فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی صدق کے بہت سے فضائل و مناقب مذکور ہیں:

1. اسے دل کا اطمینان
2. دنیوی واخروی نجات کا وسیلہ
3. حصول جنت کا سبب
4. خدا کی خوشنودی ورضا کا باعث
5. مال میں برکت اور خیر کا ذریعہ جبکہ شرمندگی
6. ندامت، پچھتاوے، ہلاکت اور جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

سچ جنت کا اور جھوٹ جہنم کا راستہ:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا.

صحیح مسلم، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ، رقم الحدیث:6803

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدق ایسا عمل ہے جو نیکی کی راہ پر چلاتا ہے اور نیکی والا راستہ سیدھا جنت جاتا ہے اور بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ "صدیق" بن جاتا ہے۔ اور جھوٹ ایسا عمل ہے جو برائی کی راہ پر چلاتا ہے اور برائی والا راستہ سیدھا جہنم جاتا ہے اور بے شک جب

کوئی آدمی جھوٹ کی عادت ڈال لیتا ہے وہ جھوٹ بولتا رہتا ہے بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

معاملات میں سچ کی اہمیت:

عن حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

صحیح البخاری، باب اذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا، رقم الحدیث:2079

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک معاملہ ختم کرنے کا اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں اگر ان دونوں نے اس چیز کے بارے سچ بولا اور اس چیز کی حقیقت صحیح صحیح بیان کردی یعنی اگر کوئی عیب وغیرہ تھا بھی سہی تو وہ بتلا دیا تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ جھوٹ سے کام لیں تو اس چیز سے برکت ختم کردی جاتی ہے۔

سچ باعث اطمینان جبکہ جھوٹ باعث بے قراری:

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:2518

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی یہ بات یاد ہے صدق باعث اطمینان ہے جبکہ کذب باعث بے قراری ہے

سچ پر جنت کی ضمانت:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اضْمَنُوا لِي سِتًّا أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ۔

صحیح ابن حبان، باب الصدق والامر بالمعروف، رقم الحدیث: 271

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے 6 چیزوں کی تم ضمانت دے دو، جنت کی ضمانت میں تمہیں دیتا ہوں۔ جب بولو تو سچ بولو، وعدہ کرو تو پورا کرو، امانت ادا کرو، شرم گاہوں کی حفاظت کرو، نگاہوں کو غیر محرم سے بچاؤ اور ظلم سے اپنے آپ کو روک کے رکھو۔

سچ بولنے پر فضل وکمال کا مرتبہ:

مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ قِيلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيمِ: مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرَى؟ قال مالك: يُرِيدُونَ الْفَضْلَ، قَالَ لُقْمَانُ: صِدْقُ الْحَدِيثِ، وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ، وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِينِي.

مؤطا امام مالک، باب ماجاء فی الصدق والکذب، رقم الحدیث: 2087

ترجمہ: امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکیم لقمان سے پوچھا گیا کہ آپ کو فضل وکمال اور عظیم الشان مرتبہ کیسے ملا؟ انہوں جواب دیا کہ قول و قرار میں صدق وسچائی، امانت داری اور فضول کاموں اور لایعنی و بے کار باتوں سے

اپنے آپ کو بچانے کی وجہ سے حاصل ہوا۔

سچ سے دنیا کی پریشانیاں ختم:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا: حِفْظُ أَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ

مسند احمد، رقم الحدیث:6652

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب چار عادات تمہارے اندر پیدا ہو جائیں تو دنیا کی پریشانیاں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ وہ چار عادات یہ ہیں:

- امانت داری
- صدق
- حسن خلق
- حلال رزق۔

سچ جنت میں لے جانے والا عمل:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الصِّدْقُ، وَإِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَإِذَا بَرَّ آمَنَ، وَإِذَا آمَنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

مجمع الزوائد، باب ماجاء ان الصدق من الایمان، رقم الحدیث:324

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ

یارسول اللہ ! کوئی ایسا عمل بتلائیں جس کی وجہ سے جنت مل جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدق۔ کیونکہ صدق کو اختیار کرنے والا شخص نیک ہے اور نیکی کرنے والا پر امن ہے اور پر امن رہنے والا جنت میں داخل ہو گا۔

عن أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ۔

موارد الظمآن، باب فی الصدق والکذب، رقم الحدیث:106

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اوپر صدق لازم ہے کیونکہ وہ نیک اعمال میں سے ایک عمل ہے اور وہ دونوں یعنی صدق اور نیک عمل جنت میں داخلے کا سبب ہے اور تم جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے اور وہ دونوں یعنی جھوٹ اور گناہ دونوں جہنم میں داخلے کا سبب ہیں۔

جھوٹ کی مذمت:

جھوٹ فیشن بن چکا ہے، جو جس قدر جھوٹا اور فراڈ کرنے والا ہوتا ہے لوگ اسے اتنا ہی سمجھ دار سمجھتے ہیں۔ معاشرے سے صدق و سچائی کی اہمیت کم جبکہ جھوٹ کی زیادہ ہو رہی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں اس گناہ کا احساس مر چکا ہے۔ حالانکہ یہ ایسا عمل ہے جس سے پورا معاشرہ بے سکونی اور رزق کی تنگی میں مبتلا ہوتا جا رہا ہے۔

جھوٹ بولنا منافق کی نشانی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

صحیح البخاری، باب علامۃ المنافق، رقم الحدیث:33

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔

ہنسانے کے جھوٹ بولنے کی مذمت:

ہمارا المیہ ہے کہ لوگ جھوٹ بولنے کو عام معمول کی بات سمجھنے لگے ہیں۔ اسٹیج ڈراموں، میلوں ٹھیلوں اور مختلف تقریبات میں جھوٹ کو ضروری تصور کر لیا گیا ہے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔

سنن ابی داؤد، باب فی التشدید فی الکذب، رقم الحدیث:4338

ترجمہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے تو اس کے لیے ہلاکت ہو اس کے لیے ہلاکت ہو۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: وَاللَّهِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ فِي الرَّفَاهِيَةِ يُضْحِكُ بِهَا جُلَسَاءَهُ فَتُرْدِيهِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

الزھد، باب من کذب فی حدیثہ لیضحک بہ الناس، رقم الحدیث:734

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ جہنم کے ایسے گڑھے میں جا گرتا ہے جس کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔

جھوٹ سے فرشتے دور چلے جاتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی الصدق والکذب، رقم الحدیث:1895

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ملائکہ اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے میلوں دور چلے جاتے ہیں۔

روزمرہ کی زندگی میں غور و فکر کی ضرورت:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أُعْطِيهِ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ۔

سنن ابی داود، باب فی التشدید فی الکذب، رقم الحدیث:4339

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، میری والدہ نے

مجھے بلایا اور کہا کہ آؤ میں تمہیں ایک چیز دیتی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ سے پوچھا کہ بچے کو کیا دینا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا کھجور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کو بلاتی اور کچھ نہ دیتی تو تمہارے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

جھوٹ سے رزق میں کمی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْكَذِبُ يُنْقِصُ الرِّزْقَ۔

مساوی الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب، رقم الحدیث:113

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ بولنا رزق کو کم کر دیتا ہے۔

اپریل فول غیر اسلامی غیر اخلاقی رسم:

مذکورہ بالا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آپ خود اندازہ لگائیں بھلا ہمارے دین اور ہماری شریعت میں اپریل فول جیسی غیر اسلامی، غیر اخلاقی اور غیر فطری رسم کی کیا کچھ گنجائش بھی نکلتی ہے؟ جھوٹ کو ایک رسم کے طور پر منانا سوائے جہالت اور نادانی کے اور کیا ہو سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ ہمیں سچ کی دولت نصیب فرمائے اور جھوٹ جیسی لعنت سے ہمارے پورے معاشرے کی حفاظت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام